مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

اہل السنۃ للتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: مزدوروں کے حقوق

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۱۳

سائز: 13×21


ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی



: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612


www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء

# مزدوروں کے حقوق

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

## مزدُوروں کا عالَمی دن

برادرانِ اسلام! یکم مئی مزدُوروں کے عالَمی دن کے طَور پر منایا جاتا ہے، اس دن پوری قوم چھٹی مناتی ہے، لیکن مزدُور اُس دن بھی دو ۲ وقت کی روٹی کے لیے محنت ومشقّت کرتا ہے، مزدُوروں کے عالَمی دن پر کچھ سیاسی سماجی تنظیمیں ریلیاں نکال کر، اور تقاریب کر کے خانہ پُری تو کرلیتی ہیں، لیکن اس دن سے وابستہ اَفراد اپنے عالَمی دن کی اَہمیت اور اپنے حقوق سے بھی باخبر نہیں، نیز مُلازموں، مزدُوروں اور دیہاڑی دار طبقے کے لیے ایک دن کی چھٹی کا مطلب ایک دن کا فاقہ تو ہوسکتا ہے، تفریح نہیں، ؏

لوگوں نے آرام کیا اور چھٹی پوری کی
یکم مئی کو بھی مزدُوروں نے مزدُوری کی![1]

---

(۱) افضل خان کی شاعری۔

## وقتِ مقرّر پر اُجرت کی ادائیگی سنّتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے

حضراتِ محترم! مزدُوری کرنا، اور مزدُور کی مقرّرہ اُجرت و حقوق کو وقت پر ادا کرنا، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنّت ہے، حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیّدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بکریاں چَرائیں، حضرت سیّدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی قوّت، طاقت اور شرافت دیکھ کر ان سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کر دیا، اور فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے پاس کچھ عرصہ کام کریں، اس واقعہ کو اللہ تعالی نے قرآنِ حکیم میں بیان فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ﴾[1] "(حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کہا، کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح آپ سے کر دُوں، اس شرط پر کہ آپ آٹھ ۸ برس میری مُلازمت کریں، پھر اگر پورے دس ۱۰ برس کر لیں تو یہ آپ کی طرف سے اِضافہ ہو گا"۔

## مزدُور کی حق تلفی آخرت میں پکڑ کا باعث ہے

عزیزانِ محترم! مزدُور و مُلازمین سے دھوکا فراڈ، ان کی حق تلفی اور مُعاشرے میں فساد کا باعث ہے، ہر وہ شخص جس کے ہاں لوگ اُجرت و تنخواہ پر کام کرتے ہیں، اُسے چاہیے کہ اُن کے حقوق کا خاص خیال رکھے؛ تاکہ قیامت کے دن نَدامت وپشیمانی اور ذِلّت ورُسوائی سے محفوظ رہے، جو جیسا عمل کرے گا اُس کا اَنجام بھی ویسا ہی ہو گا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ﴾[2] "جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے تو اُسے بھی دیکھے گا، اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے تو اُسے بھی دیکھ لے گا"۔

---

(۱) پ۲۰، القصص: ۲۷.

(۲) پ: ۳۰، الزلزلة: ۷، ۸.

## اپنے ماتحتوں کا ہر طرح سے خیال رکھنے کی تاکید

حضراتِ گرامی قدر! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اپنے ماتحتوں کا ہر طرح سے خیال رکھنے کی خاص فرمائی ہے، جیسا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت سیّدنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے ایک غلام نے، ایک ہی قسم کا جوڑا پہن رکھا تھا، حضرت سیّدنا معرور بن سوَید رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کا سبب پوچھا؟ تو حضرت سیّدنا ابوذَر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ! ...مَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِه فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ»[1] "اے ابوذَر! جس کے ماتحت اس کا کوئی مسلمان بھائی کام کرتا ہو، اسے چاہیے کہ جو خود کھائے ویسا اسے بھی کھلائے، جیسا خود پہنے ویسا اسے بھی پہنائے، ان سے ایسا کام نہ لو جو اُن کی طاقت سے زیادہ ہو، اور اگر ایسا کوئی کام ان کے ذمّہ لگاؤ، تو خود بھی ان کی مدد کیا کرو"۔

اس سے معلوم ہوا کہ مزدوروں اور مُلازموں کی اُجرت اس قدر ہونی چاہیے، کہ کم اَز کم خوراک اور پوشاک کے مُعاملے میں ان کا معیارِ زندگی مالکوں کے قریب قریب ہو۔ دوسرا یہ کہ اُجرت کی مقدار اتنی ہونی چاہیے کہ مزدور ومُلازم اہل وعِیال کی اچھی طرح پروَرِش کر سکے، اور اُن کی ضروریاتِ زندگی پوری کر سکے۔ جبکہ اس کے برعکس آج کل مزدُوروں کے ساتھ کیسا سُلوک ہو رہا ہے یہ ہمارے سامنے ہے! گویا اس کی زندگی اس شعر کی عکّاسی کر رہی ہوتی ہے، ع

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العتق، باب قول النبيّ ﷺ: «العبيد إخوانكم فأطعموهم مما تأكلون» ...إلخ، ر: ٢٥٤٥، صـ٦٩٥، ٦٩٦.

تو قادِر وعادِل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدُور کے اَوقات[1]

یعنی اے میرے خالق ومالک! بے شک تجھے کائنات کی ہر شَے پر قدرت ہے، اور تُو عادِل ومُنصِف بھی ہے، لیکن تیری دنیا میں مزدور اور محنت کش طبقہ بڑی تلخیوں سے دوچار ہے!۔

## مزدُور کے حقوق کی ادائیگی میں سُستی گناہ ہے

عزیزانِ مَن! مزدُور کے حقوق کی ادائیگی میں سُستی اور تاخیر ناجائز وگناہ ہے، نیز مزدُور کا حق پورا اور وقت پر ادا کرنے کے بارے میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے بڑی تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «قَالَ اللهُ تعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: (١) رَجُلٌ أَعْطى[2] بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، (٢) وَرَجُلٌ بَاعَ حُرّاً فَأَكَلَ ثَمَنَه، (٣) وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْراً فَاسْتَوْفى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَه»[3] "اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میں تین ۳ قسم کے لوگوں کا مخالف ہوں گا: (۱) ایک وہ جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر اسے توڑ دیا، (۲) دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچا اور اس کی قیمت کھائی، (۳) اور تیسرا وہ جس نے کسی کو اپنے ہاں مزدوری پر رکھا، اس سے پورا کام لیا، اور مزدوری نہیں دی"۔

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، لینن (خدا کے حضور میں)، صـ۴۳۶۔
(٢) بحذف المفعولَ، أي: أعطى يمينه بي، أي: عاهَد عهداً وحلفَ عليه ثمّ نقضه ("فيض القدير" حرف القاف، تحت ر: ٦٠١٣، ٤/ ٤٧١).
(٣) "صحيح البخاري" كتاب البيوع، باب إثم من منع أجر الأجير، ر: ٢٢٧٠، صـ٦٣٨.

## اووَر ٹائم (Overtime) کی اُجرت دینا بھی لازم ہے

میرے محترم بھائیو! مقرّر وقت سے زیادہ کام لینے پر اُس زائد وقت (Overtime) کی بھی اُجرت دینا لازم ہے، نیز کام کرنے والے کی اُجرت کا کچھ فیصد اپنے قبضے میں رکھنا یا دَبا لینا، یا جان بُوجھ کر ادائیگی میں ٹال مٹول یا تاخیر سے کام لینا، سراسر ظلم، گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے! حضرت سیّدنا عبد الله بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَعْطُوا الْأَجِيْرَ أَجْرَه، قَبْلَ أَنْ يَّجِفَّ عَرَقُه»[1] "مزدُور کی اُجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دیا کرو"۔ مقصد یہ ہے کہ جب کام کرنے والے نے اپنا کام پورا کر لیا ہے، تو اَب اس کی تنخواہ واُجرت وغیرہ بھی اسے وقتِ مقرّر پر ضرور دے دی جائے!۔

اسی طرح مُلازم اور مزدور پر بھی لازم ہے کہ جس کے ہاں کام کر رہا ہے، اس سے وفاداری کا ثبوت دے، کام میں کمی، کوتاہی اور غفلت نہ برتے، جو اوقاتِ کار مقرّر ہیں انہیں ہر حال میں پورا کرے، الغرض کام کرنے والا اور کام لینے والا، ہر ایک اپنا اپنا فرض پورا کرے۔

## مُلازمین کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے

عزیزانِ مَن! دُنیوی لالچ وحرص میں اندھا ہو کر، مُلازمین کو کم تنخواہیں دینا، بے جا سختی، اور ڈانٹ ڈپَٹ کرنا، اور مزدور ومُلازم کی طاقت سے زیادہ کام لینا ہرگز جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے، جس سے بچنا ہر ایک پر لازم ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ»[2]

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الرهون، باب أجر الأجراء، ر: ٢٥٥٨، الجزء ٢، صـ٦٤٨.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأيمان، باب اطعام المملوك مما يأكل ...إلخ، ر: ١٦٦٢، الجزء ٥، صـ٩٤.

"(مُلازم کو) ایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا"۔ لہٰذا جس کی جتنی طاقت ہو اُس سے اُتنا ہی کام لینا چاہیے۔

## کام سے پہلے مُعاوَضہ طے کر لینا چاہیے

حضراتِ محترم! کسی سے کام پورا لے کر مُعاوَضہ کم دینا، یا کام کروانے کے بعد کم اُجرت بتانا، دھوکا اور ناجائز وممنوع ہے، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا: «أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ نَهى عَنِ اسْتِئْجَارِ الْأَجِيْرِ، حَتَّى يُبَيَّنَ لَه أَجْرُه»[1] "رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے مزدُور سے ایسا اِجارہ کرنے سے منع فرمایا ہے، جس کی اُجرت واضح نہ کی گئی ہو"۔

## مُلازمین کی حق تلفی اللہ ورسول کی ناراضی کا سبب ہے

حضراتِ گرامی قدر! جہاں مزدُور ومُلازمین کے دیگر حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے، وہیں ان کے ساتھ اچھا مُعاملہ بھی ضروری ہے، امام مسجد ہوں، یا مُعلّمِ دینی ودُنیوی، کارخانے کے مُلازِم ہوں، یا ٹھیکداری نظام میں کام کرنے والے، ڈرائیور ہوں یا گھر کے کام کاج کرنے والے، الغرض کسی بھی کام کے لیے جب کسی مُلازم کا تقرُّر کیا جائے، تو اُس کی تنخواہ اور اَوقاتِ کار طے کر لیے جائیں، اور اپنے زمانے اور احوال کے حساب سے اِنہیں تنخواہ وسُہولیات فراہم کی جائیں، مہنگائی میں اضافے کے تناسُب سے ہی مزدور ومُلازمین کے مُعاوَضوں میں اِضافہ اور تحفُّظِ حقوق کے لیے عملی اِقدام ہونا چاہیے، لیکن اکثر مُعاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے، اور یہ چیز مزدُور ومُلازمین کی حق تلفی، ظلم اور اللہ ورسول کی ناراضی کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، ر: ١١٥٦٥، ٤/ ١١٩.

اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» "جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے، اللہ تعالیٰ اس پر جہنّم واجب اور جنّت حرام کر دیتا ہے" کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «وَإِنْ كَانَ قَضِيباً مِن أَرَاكٍ»[1] "اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو!"۔

تو معلوم ہوا کہ * مزدُور و مُلازمین کے حقوق کی ادائیگی میں بھی کوتاہی برتنا * تنخواہ وقت پر نہ دینا * کام زیادہ اور تنخواہ و سُہولیات کم دینا * ان کے حقوق میں کوتاہی کرنا، گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، جس سے بچنا ہر ایک پر لازم و ضروری ہے۔

## مزدُوروں، مُلازموں اور گھریلو نوکروں کی غلطیوں کو مُعاف کرنا

حضراتِ ذی وقار! "گھر ہو یا دفتر، اسکول ہو یا دکان، کارخانہ ہو یا فیکٹری (Factory)، ہر انسان کا اپنی اپنی فیلڈ (Field) کے حساب سے خادموں، نوکروں، مُلازموں اور مزدُوروں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، ان کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آنا چاہیے، لیکن عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ ان کی معمولی سی کوتاہی، لغزش یا بھول چُوک پر ان کی بڑی تذلیل کرتے ہیں، انہیں ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ تک کرتے ہیں، بلکہ گھروں میں کام کاج کرنے والی خواتین اور بچیوں کے جسم کو اِستری (Clothes Iron) یا لوہے کے راڈ (Iron rod) وغیرہ کے ساتھ داغنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا! یہ انتہائی غیر انسانی سُلوک ہے، مذہبِ اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا!"[2]۔ لہذا اگر

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، بابُ وعيد من اقْتَطع حق مسلم ...إلخ، ر: ١٣٧، الجزء ١، صـ٨٥.

(٢) "تحسینِ خطابت ٢٠٢١ء" اکتوبر، آقا کریم ﷺ کی گھریلو زندگی، ٢/٢٥٧، ٢٥٨۔

ہمارے مُلازمین یا مزدُوروں سے کوئی غلطی سرزَد ہو جائے، تو انہیں مُعاف کر دینا چاہیے، اور مار پیٹ سے گریز کرنا چاہیے۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سن کر چُپ رہے، پھر اس نے اپنی بات دُہرائی، حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، تیسری بار جب اس نے اپنی بات دُہرائی، تو رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً»(۱) "ہر دن سترّ ۷۰ بار اسے مُعاف کرو"۔

## رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اپنے خادِمین سے حُسنِ سُلوک

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے خادِمین کے ساتھ بڑے حُسنِ سُلوک سے پیش آتے تھے، اور اگر اُن سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو مُعاف فرما دیا کرتے، حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشَرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَنَا غُلَامٌ، لَيْسَ كُلُّ أَمْرِيْ كَمَا يَشْتَهِيْ صَاحِبِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِيْ فِيْهَا: "أُفٍّ" قَطُّ، وَمَا قَالَ لِيْ: "لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟" أَمْ "أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا"»(۲) "میں نے مدینہ منوّرہ میں نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دس ۱۰ سال خدمت کی، اور میری کم عمری کے باعث ہر کام نبئ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتا تھا، لیکن میرے کسی کام پر مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے، کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا، اور نہ یہ فرمایا کہ "تم نے یہ کیوں کیا؟" یا "ایسے کیوں نہیں کیا؟"۔

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في حقّ المملوك، ر: ۵۱۶۴، ۵/ ۵۴۳.

(۲) المرجع نفسه، باب في الحلم وأخلاق النبيّ ﷺ، ر: ۴۷۷۴، ۵/ ۳۴۰.

## مُلازمین کو گالیاں دینا انتہائی معیوب اَمر ہے

حضراتِ محترم! مُلازموں اور مزدُوروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گالی دینا، اب ایک عام سی بات سمجھی جاتی ہے، یہ انتہائی معیوب اَمر ہے، اس بارے میں نبئ کریم ﷺ کا طرزِ عمل بتاتے ہوئے حضرت سیّدنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُولُ الله ﷺ فَاحِشاً، وَلَا لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»[1] "رسول اللہ ﷺ نہ فحش گوئی کرتے، نہ لعن طعن کرتے، اور نہ کبھی گالی دیتے"۔

## مزدُور و مُلازمین کی عزّتِ نفس کا خیال رکھنا

عزیزانِ مَن! ہمیں چاہیے کہ اپنے مُلازمین کے ساتھ عزّت وتکریم کے ساتھ پیش آئیں، غلطی سرزد ہونے پر انہیں بے عزّت نہ کریں، عفو درگزر سے کام لیں، اور اُن کی عزّتِ نفس کو مجروح نہ کریں؛ کہ انسان ایک قابلِ احترام ذات ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾[2] "اور یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو عزّت دی" لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کی عزّت کرنی چاہیے، چاہے وہ ہمارا مُلازم ہی کیوں نہ ہو!۔

## مُلازمین کی حوصلہ اَفزائی

حضراتِ گرامی قدر! مُلازمین و مزدُور اگر کسی کام کو عمدہ اور احسن انداز سے انجام دیں، تو اُن کی بھرپور دِل جُوئی کریں؛ تاکہ حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اُن کے کام میں مزید نکھار، اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا جذبہ پیدا ہو۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ر: ٦٠٤٦، صـ١٤٤٩.

(٢) پ: ١٥، بني إسرائيل: ٧٠.

## مُلازمین کی تنخواہوں میں اِضافہ

حضراتِ گرامی قدر! کام آسان ہو یا مشکل، دکان چھوٹی ہو یا بڑی، اس میں کام کرنے والے مُلازموں کا حق ہے، کہ ان کی تنخواہیں قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر مقرّر کی جائیں، اور ہر سال اس میں اضافہ کیا جائے؛ تاکہ وہ مُعاشی اُلجھنوں کا شکار نہ ہوں، اور پوری دِل جمعی اور لگن کے ساتھ اپنا کام کرتے رہیں۔

## مزدُوروں سے متعلق چند فقہی مسائل

میرے محترم بھائیو! مزدُوروں سے متعلق متعدّد فقہی مسائل ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مزدُور و مُلازم کو چاہیے کہ ایمانداری کے ساتھ کام انجام دے؛ تاکہ اسے حلال وجائز اُجرت حاصل ہو۔ امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "کام کی تین ۳ حالتیں ہیں: (۱) سُست (۲) معتدِل (یعنی درمیانہ) (۳) اور نہایت تیز۔ اگر مزدُوری میں سستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے، اور اس پر پوری مزدوری لینی حرام ہے۔ اُتنے کام کے لائق جتنی اُجرت ہے لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مُستاجر (یعنی جس کے ساتھ ملازَمت کا معاہدہ کیا ہے اُس) کو واپس دے"(۱)۔

(۲) جائز کام کی مزدوری جائز شرائط پر کریں، اور جو وقت طے ہو جائے اس میں اپنا ذاتی کام ہرگز نہ کریں، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "جو جائز پابندیاں مشروط (یعنی طے کی گئی) تھیں، ان کا خلاف حرام ہے، اور بِکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا حرام ہے، اور ناقص کام کرکے پوری تنخواہ لینا بھی حرام ہے"(۲)۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الاجارۃ، مزدور اگر مزدوری میں سستی سے کام کرے...الخ، ۱۴/۱۶۲۔
(۲) ایضاً، ملازمت کے لیے جو جائز پابندیاں مشروط تھیں...الخ، ۱۴/۲۳۲۔

(۳) کوئی ایسی ناجائز شرط طے نہ کی جائے، جس کے باعث باہمی اختلاف اور شرعًا قَباحت لازم آئے، علمائے کرام قدَّسَ اسرارُہم فرماتے ہیں کہ "(مالک) نوکر و مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا، البتہ اگر جامع مسجد دُور ہے تو جتنا حَرج ہوا ہے، اس کی اُجرت میں سے کم کرسکتا ہے، اور مزدور اس کا مُطالبہ بھی نہیں کرسکتا"[1]۔

(۴) بعض مزدُور کام کا بہانہ بنا کر رمضان المبارک میں روزے چھوڑ دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ روزے میں کام نہیں ہوتا، یا کہتے ہیں کہ روزی کمانا بھی ضروری اور عبادت ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ "رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ایسا ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظنِ غالب ہو۔ لہٰذا معمار و مزدور اور مشقّت کے کام کرنے والوں کو حکم ہے، کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کردیں؛ تاکہ روزے ادا کرسکیں"[2]۔

(۵) جبکہ نفلی روزہ کے بارے میں حکم یہ ہے کہ "مزدُور یا نوکر اگر نفلی روزہ رکھے، اور کام پورا ادا نہ کرسکے گا، تو مُستاجِر یعنی جس کا نَوکر ہے، یا جس نے مزدوری پر اُسے رکھا ہے، اُس کی اجازت کی ضرورت ہے"[3]۔

## خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! قَوم و ملک کی ترقی، وَسائل کے ساتھ ساتھ اُس کے باشندوں کی محنت میں پوشیدہ ہوتی ہے، جو ملک وِادارہ اپنے مزدورں کی اُجرت و حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھتے ہیں، ترقی اُن کا مقدَّر ہوتی ہے، نیز ہر ہُنر مند،

---

(۱) "الفتاوى الهندية" كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ١/ ١٤٤.

(۲) "بہارِ شریعت" روزہ کا بیان، روزہ کے مکروہات کا بیان، حصہ پنجم، ۱/۹۹۸۔

(۳) "ردّ المحتار" كتاب الصوم، فصل في العوارض، ٦/ ٣٨٠.

محنتی اور قابل شخص وہاں کام کرنے کی خواہش رکھتا ہے، جہاں اُس کے ہُنر کا صحیح استعمال ہوسکے، اور اُس کی محنت و کاوِش کا پورا مُعاوَضہ (اُجرت) مل سکے، لیکن جہاں مُعاملہ اس کے برعکس ہو، وہاں لوگ نوکری یا مزدوری کرنے سے گریز کرتے ہیں، اور یُوں وہ ملک، اِدارہ یا مُعاشرہ ترقی کے بجائے تنزُلی کا شکار ہوتا رہتا ہے۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کی رَوشنی میں اپنے ملک کے مزدور طبقہ لوگوں کو، اُن کی محنت کا بھرپور صِلہ دیں * اُن کے کاموں کی قدر کریں * اُن کے اَحوال سے باخبر رہیں * اُن سے اچھی گفتگو کریں * اُن سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں * جو کام وہ محنت و مشقّت سے انجام دیں * اس پر اُن کی بھرپور حَوصلہ اَفزائی کریں * بیمار ہوجائیں تو اُن کی بیمار پرسی کریں * انتقال کر جائیں تو اُن کی محنتوں کے صِلہ میں بعدِ موت بھی اُن کے لیے دعا واستغفار کریں * اور اِیصالِ ثواب کی صورت میں انہیں فائدہ پہنچاتے رہیں * اور اگر استطاعت ہو تو اُن کے اہل وعِیال کی کَفالت اور مالی تعاوُن بھی کرتے رہیں!۔

## دعا

اے اللہ! ہمیں مزدُوروں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، اُن سے اچھے اَخلاق سے پیش آنے کی سوچ عطا فرما، اپنے مُلازمین سے کیے ہوئے مُعاہدوں کی پاسداری کی توفیق عطا فرما، اُن کی پوری اُجرت بَروقت ادا کرنے، اور مشکل وقت میں اُن کی مدد کا جذبہ عنایت فرما، اور اپنے گھریلو ملازموں پر ظلم وزیادتی اور تشدُّد کے گناہ سے محفوظ فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.